حوالہ نمبر:14017/43	فتوی نمبر: 75855/61	سائل: محمد نبیل بدر	مجیب: محمد نعمان خالد
مفتی: محمد حسین خلیل خیل	مفتی: سید عابد شاہ	مفتی:	مفتی:
کتاب: خرید وفروخت کا بیان	باب: خرید وفروخت سے متعلق متفرق مسائل		تاریخ: 7.2.2022

ایمازون کی ویب سائٹ پر کاروبار کرنے کا تفصیلی حکم

1۔ گزارش ہے کہ Amazon ایک امریکا کی Online Website ہے، جس پر دکاندار کرائے پر دکان لے کر کاروبار کرتا ہے اور دکان کا کرایہ ادا کرتا ہے، ایسے ہی Amazon آن لائن ویب سائٹ ہے، جو کہ تاجر کو اپنا مال فروخت کرنے کے لیے اپنی Online ویب سائٹ فراہم کرتا ہے۔ Amazon اس وقت دنیا کے بیش تر ممالک میں کام کر رہا ہے اور تاجر اپنا مال Amazon Online کی ویب سائٹ پر سیل کرتے ہیں۔ Amazon اپنے سروس چارجز اور ٹیکس کاٹ کر سیل ہونے والے مال کے پیسے آپ کے اکاؤنٹ میں ٹرانسفر کر دیتا ہے۔ جن ممالک میں Amazon کام کر رہا ہے، اگر آپ اس ملک میں از خود موجود ہیں تو باسانی Amazon کا اکاؤنٹ بن جاتا ہے، جس کے لیے آپ کو Passport اور بینک اکاؤنٹ کی ضرورت ہوتی ہے، پاکستان میں رہنے والے لوگ اپنے پاکستانی پاسپورٹ پر وہاں پر موجود اپنے کسی رشتہ دار کے ذریعے اپنا اکاؤنٹ بنا لیتے ہیں۔ جس سے وہ پاکستان میں بیٹھ کر اپنا آن لائن کاروبار کسی دوسرے ملک میں کر لیتے ہیں۔ میری بیوی نے اپنا اکاؤنٹ UK میں بنایا، چونکہ ایڈریس کے لیے کوئی رشتہ دار نہ تھا، لہذا ایسے لوگ اور کمپنیاں ہوتی ہیں جو آپ کو Address فراہم کرتی ہیں جس پر آپ کی ڈاک آ جا سکے اور کمپنی وہ ڈاک آپ کو Whatsapp یا Mail کر دیتی ہے، جس کا وہ سالانہ معاوضہ بھی لیتی ہے۔ دوسرا آپ پاکستان میں رہتے ہوئے اپنا اکاؤنٹ UK کے بینک میں کھولتے ہیں، جو کہ Amazon کی شرائط میں ہے، جس سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ آپ UK میں کام کر رہے ہیں، اس طرح آپ پاکستان میں رہتے ہوئے کسی بھی دوسرے ملک میں اپنا اکاؤنٹ کھول کر Amazon کی ویب سائٹ پر کاروبار کر سکتے ہیں۔

2۔ جب آپ کا اکاؤنٹ کھل جاتا ہے تو آپ کو اپنی چیز پروڈکٹ سیل کرنے کے لیے ایمازون کے Warehouse میں رکھوانی پڑتی ہے، جو ایمازون خریدار کو ڈیلیور کرتا ہے۔ Amazon پر مال خریدار کو پہنچانے کے دو طریقے ہیں:

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
House 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن ONLINE

FBA

FBM

FBA Fullfilled by Amazon-i کا مطلب آپ اپنا مال Amazon کے Warehouse میں رکھوادیں۔ آن لائن Order ملنے پر Amazon اس کو ڈیلیور کردے گا۔

FBM Fullfilled by Merchant-ii مطلب تاجر از خود اپنا مال Order ملنے پر ڈیلیور کرے گا، جو لوگ دوسرے ممالک کا اکاؤنٹ بناتے ہیں وہ یہ کام از خود نہیں کر سکتے، کیونکہ وہ وہاں Physically موجود نہیں ہوتے۔

3۔ اگر UK میں آپ کا اکاؤنٹ ہے تو آپ نے کوئی چیز یا پروڈکٹ جو حلال ہو خرید کر یا بنوا کر Amazon کے warehouse میں رکھوانی ہے۔ جس کے لیے آپ Online ہی چائنہ کی چیزیں دیکھتے ہیں، پھر ان کے sample منگواتے ہیں، اگر سمجھ آئے تو اسے تیار کروانے کا آرڈر دیتے ہیں۔ پھر Online ہی کسی کمپنی کو اپنے آرڈر دیئے ہوئے مال کی انسپیکشن (Inspection) کے لیے کہتے ہیں تاکہ پتا چل سکے مال ٹھیک بنا ہے کہ نہیں۔ اس کمپنی کو آپ 300 ڈالر معاوضہ بھی inspection کا دیتے ہیں اگر وہ کمپنی Ok کردے تو جس کمپنی کو مال کا آرڈر کیا تھا اس کو پوری رقم ادا کرتے ہیں اور پھر China سے ہی Shipment کے ذریعے Amazon کے Warehouse میں بھیج دیتے ہیں۔ اس کے بعد سامان/مال پروڈکٹ آپ کے پاس نہیں آتی، بلکہ آن لائن ہی سارا کام ہو کر سامان Amazon کے پاس چلا جاتا ہے اور Order ملنے پر مال فروخت ہوتا ہے۔

4۔ Amazon پر کاروبار کرنے کے تین طریقے ہیں:

Whole sale

Private Label

Drop Shipping

i. یہ کہ آپ Whole sale میں سامان اٹھا کر مثلاً: Bonanza کا سامان اٹھا کر Amazon پر فروخت کرے۔

ii. Private Label میں آدمی اپنا برانڈ بنا کر اور اسے رجسٹرڈ کروا کر Amazon پر سیل کرے، جیسے MTJ Brand اور J.J Brand دیں۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

iii. Dropshipping کے ذریعے اپنا مال فروخت کیا۔ اس میں آپ کو مختلف Club یا دیگر ویب سائٹس پر جو پروڈکٹ سیل ہو رہی ہو، اسے Amazon کی ویب سائٹ پر سیل کیا جاتا ہے، Dropshipping میں آپ کی Shipper ڈیلور کرنے والے کو Hire کر سکتے ہیں۔ جو اس کمپنی کی پیکنگ اتار کر اس کو سادہ پیکنگ میں اس کو ڈیلیور کر دے گا، جس کی Amazon بھی اجازت دیتا ہے۔

جناب محترم مفتی صاحب میرے علم میں جو معلومات تھیں آپ کو فراہم کی ہیں، اگر آپ کی اپنی بھی کوئی ذاتی معلومات Amazon کے بارے میں ہیں یا اس کے بارے میں آپ معلومات حاصل کر والیں اور اس کے بعد ہمیں بتائیں کہ کیا اس طرح کا کاروبار کرنا آن لائن جائز ہے؟ بندہ نے پیرا گراف نمبر 1 میں اکاونٹ کھولنے کا طریقہ کار، پیرا گراف نمبر 2 میں خریدار کو پروڈکٹ سامان/مال ڈلیور کرنے کا طریقہ کار، پیرا گراف نمبر 3 میں سامان آن لائن خریدنے کا طریقہ کار اور پیرا گراف نمبر 4 میں amazon پر کاروبار کرنے کا طریقہ کار لکھا ہے۔

استدعا ہے کہ اگر اسلام کے اندر اس طرح کا آن لائن کاروبار جائز ہے تو ہمیں بتائیں، تاکہ حلال روزگار کیا جاسکے۔ اور اگر کچھ حلال اور کچھ حرام ہے پھر بھی آگاہ فرمائیں، تاکہ حرام مال کمانے سے بچا جاسکے۔

الجواب باسم ملهم الصواب

ایمازون کی ویب سائٹ پر کاروبار کرنے والے تاجروں کی طرف سے دی گئی معلومات کی روشنی میں ایمازون پر کی جانے والی خرید و فروخت کی اقسام اور ان کا حکم علیحدہ علیحدہ ملاحظہ فرمائیں:

1) ہول سیل (Whole sale):

ایمازون کے ذریعہ ہول سیل کے کاروبار میں تاجر عام طور پر چیز خریدنے اور اس پر قبضہ کرنے کے بعد آگے فروخت کرتا ہے، اس میں اپنی تیار کردہ چیز یا اپنا برانڈ ہونا ضروری نہیں ہوتا، بلکہ اس میں تاجر بطور رجسٹرڈ کمپنی کسی ہول سیلر، ڈسٹری بیوٹر یا برانڈ سے مال خریدتا ہے۔ البتہ اپنی کمپنی رجسٹرڈ کروائے بغیر ہول سیل ریٹ پر مال نہیں لیا جاسکتا، اسی لیے اس میں جس کمپنی سے مال خریدا گیا ہو تاجر کے پاس اس کا اجازت نامہ یعنی برانڈ آتھورائزیشن لیٹر ہونا ضروری ہے۔ پھر مال بیچنے کے بعد خواہ ایف بی اے (Fullfilled by Amazon) کے ذریعہ کسٹمر تک مال پہنچایا جائے یا ایف بی ایم (Fullfilled

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

(by Merchant) کے طریقہ سے، بہر صورت درست ہے، ان میں فرق یہ ہے کہ ایف بی اے میں فروخت کنندہ چیز خرید کر ایمازون کے گودام میں رکھواتا ہے اور پھر ایمازون کو خریدار تک چیز پہنچانے کا وکیل بناتا ہے۔ جبکہ ایف بی ایم میں خریدار تک خود وہ چیز پہنچاتا ہے، لیکن بہر صورت ہول سیل کے طریقہ میں مال پہلے خرید کر پھر آگے بیچا جاتا ہے، اگر خریدنے سے پہلے بیچا جائے تو یہ صورت ڈراپ شپنگ کی ہے، جس کی تفصیل آگے آرہی ہے، ہول سیل کا کاروبار درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

۱) ہول سیل کے لیے کمپنی جس ملک میں رجسٹرڈ ہو، اس ملک اور ایمازون کے قانون کے مطابق واجب شدہ ٹیکس کی ادائیگی کا خیال رکھا جائے۔

۲) جس کمپنی کی پروڈکٹ سیل کرنا ہو، اس کی طرف سے اجازت نامہ یعنی برانڈ آتھورائزیشن لیٹر (Brand Authorization Letter) حاصل ہو، کیونکہ مذکورہ کمپنی کی طرف سے اجازت نامہ کا حصول ایمازون پر کاروبار کی شرائط میں سے ہے، لہذا ایمازن کے مطالبے پر جعلی لیٹر بنوا کر دکھانا جائز نہیں، اس میں دھوکہ دہی اور جعل سازی کا عنصر پایا جاتا ہے۔

2) پرائیویٹ لیبل:(Private Label):

پرائیویٹ لیبل میں تاجر کبھی اپنا برانڈ تیار کر کے ایمازون پر فروخت کرتا ہے اور اکثر مینوفیکچرر (مال بنانے والا) سے بنواتا ہے اور اس پر اپنا لیبل لگاتا ہے، تاجروں کی طرف سے دی گئی معلومات کے مطابق پرائیویٹ لیبل میں چیز خود تیار کرنا یا کسی سے تیار کروا کر اس کے اوپر اپنا لیبل لگوانا ضروری ہے، پرائیویٹ لیبل میں گاھکوں یعنی کسٹمرز کے درمیان یہ بات معروف ہوتی ہے کہ یہ تاجر اپنا برانڈ تیار کرواتا ہے اور پھر گاہک اس کا نام لے کر ایمازون کے ذریعہ مال خریدتے ہیں۔

پھر اس میں بھی ایف بی اے (Fullfilled by Amazon) کا طریقہ کار اپنایا جائے یا ایف بی ایم (Fullfilled by Merchant) کا بہر صورت درست ہے، نیز پرائیویٹ لیبل میں چیز از خود تیار کرنے یا مینوفیکچرر سے تیار کروانے سے پہلے بھی خریداروں سے آرڈر لینے اور ان سے معاملہ حتمی کرنے کی اجازت ہے، کیونکہ جب تاجر خود اپنا برانڈ تیار کرے یا کسی اور سے تیار کروا کے بیچے تو بہر صورت آرڈر دینے والے کی شرعی حیثیت مستصنع (آرڈر پر چیز تیار کروانے والا) اور تاجر کی صانع (آرڈر پر چیز بنانے والا) کی ہوتی ہے اور استصناع کے معاملے میں چیز تیار کرنے سے پہلے آرڈر لینا درست ہے، اس میں چیز کا ملکیت میں

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

ہونااور قبضہ میں ہوناضروری نہیں، البتہ اس میں تاجر کو چاہیے کہ اپنی دکان پر یہ اعلان لکھ دے کہ یہاں آرڈر پر چیز تیار کر کے دی جاتی ہے، تاکہ کسٹمرز پر یہ بات واضح ہو کہ یہ تاجر خود پروڈکٹ تیار کر کے بیچتاہے، اس کے علاوہ ایمازون پرپرائیوٹ لیبل کاکاروبار کرنے کے لیے درج ذیل شرائط کاپوراہوناضروری ہے:

۱) بیچی جانے والی مصنوعات پر موجودپیکجنگ(Packaging) پرآپ کی پہلے سے رجسٹرڈ کمپنی یا آپ کے رجسٹرڈ (یاجس کوآپ آگے چل کر رجسٹر کروائیں گے) ٹریڈمارک کانام ہو، ایسی کمپنی کالیبل نہ لگایاجائے جسنے آپ کومال بیچنے کی اجازت نہیں دی۔

۲) لیبل لگانے میں دھوکہ دہی اور جعل سازی کا عنصر نہ پایاجائے، مثلاایسی کمپنی کالیبل نہ لگایاجائے کہ آپ کی پروڈکٹ اس کے معیار کے مطابق نہ ہو، کیونکہ لوگ اس کمپنی کالیبل دیکھ کر چیز خریدیں گے، جبکہ حقیقت میں اس کمپنی کے معیار کے مطابق چیزنہ ہوگی توان کونقصان ہوگا، جوکہ جائز نہیں۔

۳) ایمازون کے ساتھ معاہدہ نامہ کی تمام جائز شرائط کاخیال رکھاجائے، جیسے اپنی پروڈکٹ مفت لوگوں کو دے کر اس اچھااور عمدہ ریویو (Review) لیناوغیرہ، تاکہ ایمازون آپ کی پروڈکٹ کو پہلے صفحہ پر دکھائے، اس سے پروڈکٹ کی سیل میں غیر معمولی اضافہ ہوجاتاہے، جبکہ یہ ایمازون کے معاہدے کے صریح خلاف ہے۔

۴) جھوٹ اور دھوکہ دہی سے مکمل اجتناب کیاجائے اور مصنوعات کی صرف اُن خصوصیات کواجاگر کیاجائے جوکہ اُس میں موجود ہوں، غلط بیانی پر مبنی اوصاف نہ بیان کیے جائیں، جیسے پالش شدہ فرنیچر کونیافرنیچر کہہ کر اور ناخالص شہدوغیرہ کوخالص کہہ کرنہ فروخت کیاجائے۔

۵) غلط منفی تجزیہ آنے کی صورت میں بھی اچھے تجزیہ کے لیے محض جائز طریقے استعمال کیے جائیں۔ نیزاگر حقیقت پر مبنی منفی تجزیے موصول ہوں تو مصنوعات میں موجود خرابیوں کودور کیاجائے۔

۶) اِس کاروبار کو کرنے کے لیے کمپنی رجسٹریشن کے دوران کسی بھی قسم کے جھوٹ سے مکمل اجتناب کیا جائے، اور جس ملک میں کمپنی کھولی جائے اُس ملک کے قوانین کااحترام کیاجائے۔

۷) شرعی طور پر ناجائز مصنوعات، جیسے شراب، سور وغیرہ جیسی اشیاءیاان کے اجزاء والی مصنوعات کی فروخت سے رُکاجائے۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

۸) استصناع یعنی آرڈر پر چیز بنا کر فروخت کرنے کا معاملہ صرف ان چیزوں میں درست ہوگا، جن میں لوگوں کا آرڈر پر چیز بنوانے کا عرف ہو، اگر لوگ وہ چیز آرڈر پر نہ بنواتے ہوں، جیسے برتن وغیرہ تو اس صورت میں یہ استصناع کا معاملہ نہیں ہوگا اور چیز بیچنے سے پہلے تاجر کا اس چیز پر قبضہ ہونا ضروری ہے۔

3) ڈراپ شپنگ(Drop Shipping):

ڈراپ شپنگ میں تاجر غیر مملوک اور غیر مقبوض مال کو فروخت کرتا ہے، اس کا طریقہ کار یہ ہوتا ہے کہ ایمازون کا تاجر پہلے کسٹمر کو چیز بیچتا ہے اور پھر ہول سیلر کو فون پر کہتا ہے کہ آپ اتنا مال فلاں جگہ روانہ کر دیں، ہول سیلر اتنا مال خریدار کی طرف روانہ کر دیتا ہے، اس کے بعد راستے کا سارا ضمان ایمازون کے تاجر کا ہوتا ہے، مطلب یہ کہ اس میں چیز خریدنے سے پہلے آگے بیچی جاتی ہے اور کبھی خریدنے کے بعد قبضہ کیے بغیر خریدار کے سپرد کی جاتا ہے، جس کی وجہ سے اس میں غیر مملوک اور غیر مقبوض کی خرید وفروخت ہوتی ہے، اس لیے ایمازون پر ڈراپ شپنگ(Drop Shipping) کا کاروبار کرنا جائز نہیں، البتہ اس کی جائز اور متبادل تین صورتیں ہیں:

ڈراپ شپنگ(Drop Shipping) کی جائز صورتیں:

پہلی صورت: وعدۂ بیع کا معاملہ کر لیا جائے، جس کی صورت یہ ہے کہ فروخت کنندہ کسٹمر کو صراحتاً بتادے کہ یہ چیز میرے پاس موجود نہیں ہے، میں کسی سے خرید کر آپ کو فروخت کروں گا۔ اس کے بعد فروخت کنندہ چیز خرید کر پہلے خود اس پر قبضہ کرے یا کسی شخص جیسے مال پہنچانے والی گاڑی کے ڈرائیور کو مال پر قبضہ کرنے کا وکیل بنادے، قبضہ کرنے کے بعد وہ مال خریدار تک پہنچا دیا جائے، خریدار کے پاس مال پہنچنے کے بعد تعاطیاً (فروخت کنندہ کا ثمن پر اور خریدار کا مبیع پر قبضہ کرنا) خرید وفروخت کا معاملہ مکمل ہو جائے گا۔

دوسری صورت: ڈراپ شپنگ(Drop Shipping) کے جواز کی دوسری صورت یہ ہے کہ درمیان والا شخص (جس کے پاس چیز کی خریداری کا آرڈر آیا ہے) خریدار اور فروخت کنندہ کے درمیان کمیشن ایجنٹ بن جائے، مثلاً: اگر زید کے پاس آرڈر آتا ہے تو اس کو چاہیے کہ کمپنی (جس سے زید مال خرید کر کسٹمر کو فروخت کرنا چاہتا ہے) سے یہ طے کرے کہ میں آپ کے پاس گاہک لاؤں گا وہ جتنے کی خریداری کرے گا اس کا اتنے فیصد میری اجرت ہوگی یا یوں بھی طے کر سکتا ہے کہ ایک کاٹن کی فروختگی پر اتنے روپے لوں گا وغیرہ۔

تیسری صورت: ایمازون کے تاجر کا جس ہول سیلر سے رابطہ ہو اس کے گودام یا اسٹور کا ایک مخصوص حصہ کرایہ پر لے لیا جائے اور فروخت کیا جانے والا مال اس میں رکھا جائے، اس کے بعد آرڈر موصول ہونے پر تاجر

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

ہول سیلر سے کہے کہ اتنا مال میرے گودام سے اٹھا کر فلاں ایڈریس پر روانہ کر دیا جائے تو یہ معاملہ درست ہو جائے گا۔

4) ایفلیٹ مارکیٹنگ (Affiliate Marketing) کا طریقہ کار اور حکم:

ایفلیٹ مارکیٹنگ کا طریقہ کار یہ ہے کہ ایمازون پر مختلف کمپنیوں کی پروڈکٹس فروخت ہوتی ہیں اور ہر پروڈکٹ کا ایک لنک ہوتا ہے، اگر کوئی شخص اس لنک کو کاپی کر کے دوسری جگہ مثلاً اپنی ویب سائٹ، فیس بک یا یوٹیوب چینل پر بھیجے اور پھر کوئی شخص اس لنک کو کھول کر ایمازون سے وہ پروڈکٹ خرید لے تو لنک بھیجنے والے کو اس کا کمیشن دیا جاتا ہے، کیونکہ اس کے بھیجے گئے لنک کے ذریعہ خرید وفروخت ہوئی ہے، اس کو ایفلیٹ مارکیٹنگ کہتے ہیں، اس طرح مارکیٹنگ کر کے کمیشن حاصل کرنا درج ذیل شرائط کے ساتھ جائز ہے:

۱) شرعی اعتبار سے جائز پروڈکٹ کا لنک بھیجا جائے، تاکہ شرعاً ناجائز اشیاء کی خرید وفروخت کا ذریعہ بننا لازم نہ آئے۔

۲) پروڈکٹ کی خرید وفروخت میں غلط بیانی اور دھوکہ دہی سے کام نہ لیا جائے، مثلاً: ناخالص اشیاء کو خالص یا پرانی چیز کو نئی کہہ کر فروخت نہ کیا جائے۔

۳) کمیشن متعین رقم یا کم از کم فیصد کے اعتبار سے طے ہو، تاکہ معاملہ میں کسی قسم کا خفاء اور ابہام نہ ہو۔

القرآن الكريم [الإسراء:34]:

{وَأَوْفُوا بِالْعَهْدِ إِنَّ الْعَهْدَ كَانَ مَسْئُولًا (34)}

المعجم الأوسط (154/2، رقم الحديث:1554):

حدثنا أحمد قال: نا عبد القدوس بن محمد الحبحابي قال: نا عمرو بن عاصم الكلابي قال: نا همام بن يحيى، عن عاصم الأحول، وابن جريج، عن عمرو بن شعيب، عن أبيه، عن جده قال: «نهى رسول الله صلى الله عليه وسلم عن سلف وبيع، وعن شرطين في بيع، وعن بيع ما لم يقبض، وربح ما لم يضمن»

شرح مجلة الاحكام العدلية لمحمد خالد الأتاسي (400/2):

الاستصناع نوع من أنواع البيوع، وقد اختلفت عباراتهم عن هذا النوع قال بعضهم هو عقد علي مبيع في الذمة وقال بعضهم هو عقد علي مبيع في الذمة شرط فيه العمل۔ وجه القول الأول أن الصانع لو أحضر عينا كان عملها قبل القبض ورضي به المستصنع لجاز، ولو كان شرط العمل من نفس العقد لما جاز۔

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan
المفتی آن لائن

DAR-UL-IFTA
Jamia-tur-Rasheed, Karachi
Pakistan, 75950

دارالافتاء جامعة الرشید کراچی

بدائع الصنائع في ترتيب الشرائع (3/5) دار الكتب العلمية:

[فصل في حكم الاستصناع] وأما حكم الاستصناع: فهو ثبوت الملك للمستصنع في العين المبيعة في الذمة، وثبوت الملك للصانع في الثمن ملكا غير لازم۔

مجلة الأحكام العدلية (ص:76) قديمي كتب خانه كراتشي:

(المادة 389): كل شيء تعومل استصناعه يصح فيه الاستصناع على الإطلاق وأما ما لم يتعامل باستصناعه إذا بين فيه المدة صار سلما وتعتبر فيه حينئذ شروط السلم وإذا لم يبين فيه المدة كان من قبيل الاستصناع أيضا.

شرح مجلة الأحكام العدلية لمحمد خالد الأتاسي (404/2) مكتبة رشيدية:

"صار سلما وتعتبر فيه حينئذ شروط السلم" لتعذر جعله استصناع لعدم التعامل قال: "وإذا لم يبين فيه المدة كان من قبيل الاستصناع أيضا." والحاصل أن ما تعورف استصناعه ولم يبين له مدة أصلا أو بين دون الشهر فهو استصناع بالاتفاق وإن بين له مدة شهر أو أكثر فهو استصناع عندهما، سلم عنده وما لم يتعارف استصناعه، إن بين فيه مدة السلم أو أكثر، فهو سلم بالاتفاق، وإن لم يبين فيه مدة فهو استصناع فاسد منهي عنه۔

الدر المختار وحاشية ابن عابدين (224/5) دار الكتب العلمية:

ولما في البدائع. وأما صفته: فهي أنه عقد غير لازم قبل العمل من الجانبين بلا خلاف حتى كان لكل واحد منهما خيار الامتناع من العمل كالبيع بالخيار للمتبايعين ------وأما بعد الفراغ من العمل قبل أن يراه المستصنع فكذلك حتى كان للصانع أن يبيعه ممن شاء۔

مجمع الأنهر في شرح ملتقى الأبحر (150/3):

لما صح بيعه وله أخذه وتركه أي للمستصنع بكسر النون بعد الرؤية بالخيار إن شاء أخذه وإن شاء تركه ولا خيار للصانع فيجبر على العمل وعن الإمام أن له الخيار دفعا للضرر عنه والصحيح الأول وعن أبي يوسف أنه لا خيار لواحد منهما۔

المعايير الشرعيه (ص:108):

عقد الاستصناع ملزم للطرفين اذا توافرت فيه شروطه۔ واللہ سبحانہٗ وتعالیٰ أعلم

محمد نعمان خالد

دار الافتاء جامعة الرشید کراچی

5/رجب المرجب 1443ھ

الجواب صحیح

الجواب صحیح

دار الافتاء جامعة الرشید
احسن آباد کراچی اسلامی جمہوریہ پاکستان

+9221-1111-68384
ask@almuftionline.com
www.almuftionline.com
Phase 1, Sector: 4, Ahsanabad, Karachi, Pakistan

المفتی آن لائن